

امام نووی کی مرتب کردہ
احادیث کا مجموعہ

کتاب الاربعین

تالیف

الحافظ شیخ الاسلام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی



کتاب الاربعین

ALL RIGHTS RESERVED © جميع حقوق الطبع محفوظة للناسر

بماحقق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

243.9

نور - 1

© مكتبة دارالسلام، ١٤٢٤ھ

فہرستہ مكتبۃ الملك فہد الوطنیۃ البناء النسر

النووي، يحيى بن شرف

كتاب الأربعين - الرياض

٧٢ ص ١٢×١٧ سم

ردمك: ٨-٢٩-٨٩٢-٩٩٦٠

(النص باللغة الاردنية)

١- الاربعون حديثاً

١- العنوان

١٤٢٤/٦٤٣

ديوي ٢٣٧،٧

رقم الإيداع: ١٤٢٤/٦٤٣

ردمك: ٨-٢٩-٨٩٢-٩٩٦٠

دارالسلام



کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ہیڈ آفس: پوسٹ بکس: 22743 ریاض 11416 سوئی عرب

فون: 4043432-4033962 (009661) فیکس: 4021659

ای میل: darussalam@awalnet.net.sa

☆ علیابراج فون: 4614483 فیکس: 4644945 ☆ طریرانچ فون: 4735220 فیکس: 4735221

◆ جدہ فون: 6879254 فیکس: 6336270 انحر فون: 8692900 فیکس: 8691551

◆ شارجہ فون: 5632623 (009716) فیکس: 5632624

پاکستان: ① 36-لوزال، سیکرٹریٹ ٹاپ لاہور فون: 7232400 - 7240024 (0092 42)

فیکس: 7354072 ای میل: darussalampk@hotmail.com

② اقراسٹر، غزنی سٹریٹ، اڈو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

◆ لندن فون: 5202666 (0044 208) فیکس: 5217645

◆ برکھم فون: 0121 77204792 فیکس: 0121 772 4345

E-mail: info@darussalamuk.com Website: www.darussalamuk.com

◆ ہوشن فون: 7220419 (001 713) فیکس: 7220431 ☆ نیویارک فون: 625 5925 (001 718)

website: www.dar-us-salam.com

امام نووی کی مرتب کردہ احادیث کا مجموعہ

کتاب الاربعین

تالیف

الحافظ شیخ الاسلام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی

ترجمہ

محمد ایوب سپرا

تصحیح و مراجعہ

محمد اقبال عبدالعزیز

دارالسلام

ریاض - سعودی عرب



للكبير
للكبير

۹۹۔۔۔ جے ماڈل ماڈل۔ لاہور

نمبر.....17686.....

فہرست

نمبر شمار	عناوین احادیث	صفحہ نمبر
عرض ناشر	09.....	
تذکرہ امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ	11.....	
1. اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے	14.....	
2. اسلام ایمان اور احسان کا بیان	15.....	
3. ارکان اسلام	18.....	
4. اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے	19.....	
5. بدعات اور غیر معروف اعمال کا باطل ہونا	21.....	
6. حلال اور حرام واضح ہے	22.....	
7. دین خیر خواہی کا نام ہے	23.....	
8. مسلمان کی عزت و حرمت	24.....	
9. شریعت کے احکام پر عمل حسب استطاعت ہوگا	25.....	



10. صرف حلال اشیاء پر گزارہ کرنے کا حکم..... 25
11. شبہات سے پرہیز کی تلقین..... 27
12. مسلمان بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے..... 27
13. ایمان کا درجہ کمال..... 28
14. مسلمان کے خون کی حرمت اور جواز قتل کی صورتیں..... 29
15. بعض اسلامی آداب..... 30
16. غصہ کرنے کی ممانعت..... 31
17. قتل اور ذبح اچھے طریقے سے کرنے کا حکم..... 31
18. حسن اخلاق کی ترغیب..... 32
19. تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ
تمہاری حفاظت کرے گا..... 33
20. حیاء ایمان کی نشانی ہے..... 35
21. کہو: میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر استقامت اختیار کرو..... 36
22. صرف فرائض پر عمل کرنے والا بھی جنتی ہے..... 37



23. بھلائی کے کاموں میں جلدی کرنا..... 38
24. ظلم حرام ہے..... 39
25. مال و دولت والے اجر و ثواب میں بڑھ گئے..... 42
26. آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے..... 43
27. نیکی حسن اخلاق کا نام ہے..... 44
28. سنت پر عمل کرنا واجب ہے..... 46
29. جنت میں داخلے والے کام..... 47
30. ایک مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے حقوق..... 50
31. زہد حقیقی کیا ہے..... 51
32. نہ خود نقصان اٹھائیں نہ دوسروں کو نقصان پہنچائیں..... 52
33. مدعی دلیل پیش کرے اور انکار کرنے والا قسم اٹھائے..... 53
34. برائی سے روکنا ایمان کی نشانی ہے..... 54
35. مسلمان بھائی بھائی ہیں..... 54
36. تلاوت قرآن کریم اور ذکر کی مجالس کی فضیلت..... 56



37. اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت..... 58
38. اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے قرب اور محبت کا وسیلہ ہے..... 59
39. خطا کا ارتکاب کر بیٹھنے والے بھول جانے
والے اور مجبور شخص سے درگزر..... 61
40. دنیا آخرت کو سنوارنے کا ذریعہ اور اس کی کھیتی ہے..... 62
41. ایمان کی علامت..... 63
42. اللہ تعالیٰ کی بخشش کی وسعت..... 63
43. احادیث کے مشکل الفاظ اور ان کے معانی..... 65



عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهِ وَ صَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ وَ بَعْدُ :

حضرت علی بن ابی طالب اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بہت سے
طرق کے ساتھ مختلف روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص میری امت کے لئے امور دین سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے تو
اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز فقہاء اور علماء میں سے اٹھائے گا۔ ایک دوسری
روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اسے فقیہ عالم کی حیثیت سے اٹھائے گا۔

امام حافظ یحییٰ بن شرف ابوزکریا نووی رحمہ اللہ ساتویں صدی ہجری میں
فن حدیث میں اعلیٰ مقام پر فائز اور حدیث کے امام تسلیم کئے جاتے تھے۔
آپ نے الاربعین کے سلسلہ میں وارد فضیلت کے حصول کے لئے احادیث کا
ایک مجموعہ مرتب کیا جس میں بیالیس احادیث ہیں لیکن یہ مجموعہ الاربعون
النوویہ کے نام سے گذشتہ سات سو سال سے معروف چلا آ رہا ہے۔ بعض
محدثین نے اس فضیلت کے پیش نظر اس جیسے بے شمار مجموعے تیار کئے لیکن جو
پذیرائی اس کتاب کو حاصل ہوئی وہ امام نووی کے اخلاص اور زہد و تقویٰ کا منہ
بولتا ثبوت ہے۔ امام صاحب نے اس مجموعے میں جن احادیث کا انتخاب کیا



ہے وہ دین میں اساسی حیثیت کی حامل ہیں۔ اکثر احادیث کا سلسلہ روایت صحیح ہے اور ان کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے از حد ضروری ہے۔

اس کتاب کا بہت سی معروف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور کثیر تعداد میں شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ حال ہی میں معروف اسلامی اسکالر پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی نے دارالسلام کے لئے اس کتاب کی ایک مفصل شرح لکھی ہے جو چھپ چکی ہے۔ کتاب کا یہ ترجمہ ان لوگوں کے لئے شائع کیا جا رہا ہے جو وقت کی قلت کے باعث محض احادیث کے متن اور ترجمہ پر اکتفاء کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں احادیث میں استعمال مشکل عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام لفظی ترجمہ یاد کر کے حدیث کے معنی و مفہوم کو ہمیشہ کے لئے اپنے سینے میں محفوظ کر لیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف، مترجم اور مراجع کو حسن جزاء سے نوازے اور اس کتاب کو امت مسلمہ کے لئے نافع اور مفید بنائے۔

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر مکتبہ دارالسلام



تذکرہ امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ

631-676 ہجری

نام و نسب اور جائے پیدائش:

امام نووی کا پورا نام یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام اور آپ کی کنیت ابو زکریا ہے۔ آپ دمشق کے نواحی گاؤں نوئی میں محرم 631 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اسی گاؤں کی نسبت سے آپ کو نووی یا نوادی کہتے ہیں۔ آپ اسی نسبت سے معروف ہیں۔

بچپن اور تعلیم:

نیک سیرت والدین نے بچپن ہی سے آپ کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ اہتمام کیا اور اپنے نو بہار بیٹے کو دینی انداز میں پروان چڑھایا۔ آپ کو بچپن ہی سے پڑھائی لکھائی کا بہت شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہانت و فطانت سے نوازا تھا، لہذا والدین نے بھی آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ بچپن ہی میں فقہ کی بعض کتابیں پڑھ لیں اور بلوغت سے قبل قرآن کریم حفظ کر لیا۔ آپ کی قوت حافظہ اور تحصیل علم کے شوق کو مد نظر رکھتے ہوئے والد صاحب آپ کو دمشق لے آئے۔ اس وقت دمشق میں دینی مدارس کی تعداد



تین سو سے زیادہ تھی۔ شیخ صاحب نے یہاں مدرسہ رواجیہ میں دو تک سال تعلیم حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ اور ہم مکتب تعلیم کے سلسلے میں آپ کی لگن، محنت اور ذوق و شوق سے متاثر ہو کر آپ سے بے پناہ محبت کرنے لگے۔ اقامت دمشق کے دوران امام نووی نے جن علماء سے کسب فیض کیا، ان کی تعداد بیس سے زیادہ ہے جو اپنے وقت کے بہترین اور ممتاز علماء تھے اور مختلف علوم و معارف میں درجہ تخصص پر فائز تھے۔ امام صاحب میں حصول علم کا جو شوق و شغف تھا، اس کا اندازہ ان کے علمی انہماک سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ روزانہ بارہ اسباق پڑھتے اور ان کی شرح و تعلیق کا کام بھی ساتھ ساتھ کرتے جاتے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کا یہی علمی انہماک ضرب المثل بن گیا تھا۔

اخلاق و کردار کی خوبیاں:

علمی کمال کے باوجود مزاج و طبیعت میں نہایت سادگی تھی۔ رات کو بہت کم سوتے، کھانے اور لباس کے معاملے میں بھی نہایت سادگی اختیار کرتے۔ امام صاحب تقویٰ اور زہد و ورع کے لحاظ سے بلند مقام پر فائز تھے۔ آپ کے مقاصد بہت ارفع و اعلیٰ تھے۔ شیخ محی الدین رحمہ اللہ امام نووی رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ تین مراتب کے جامع تھے، ان میں سے ہر ایک



مرتبہ ایسا ہے کہ جس شخص کے اندر بھی وہ ہو تو اکناف عالم سے لوگ کثرت سے اس کی طرف رجوع کریں۔ پہلا مرتبہ علم اور اس کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا اہتمام، دوسرا مرتبہ دنیا سے مکمل طور پر بے رغبتی، اور تیسرا مرتبہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ ان تینوں خوبیوں سے بہرہ ور تھے۔ وہ عالم باکمال بھی تھے اور زاہد بے مثال بھی اور ایک نڈر اور بے باک داعی حق بھی۔

علمی خدمات و سفر آخرت:

امام نووی رحمہ اللہ 19 سال کی عمر میں دمشق آئے۔ مختلف اساتذہ سے علم حاصل کیا، پھر مختلف مدارس کی مسند ہائے درس کو زینت بخشی، تصنیف و تالیف کا نہایت وقیع کام کیا، آپ کی تالیفات میں صحیح مسلم کی شرح، تہذیب الاسماء و اللغات، کتاب الاذکار، ریاض الصالحین اور فقہی مسائل میں شرح المہذب المجموع جیسی نہایت اہم کتابیں شامل ہیں۔

28 سال دمشق میں گزارنے کے بعد امام صاحب اپنے مولد نوئی میں واپس تشریف لے گئے اور اسی سال 676ھ میں کچھ عرصہ بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ غفر اللہ لہ و رحمہ اللہ۔



اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے

۱- عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى. فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ» رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِينَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ بَرْذِزَةَ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَشِيرِيُّ الْبَيْسَابُورِيُّ فِي صَحِيحَيْهِمَا اللَّذَيْنِ هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ.

1. امیر المومنین ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی، جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، پس اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہوئی، تا کہ وہ اسے پالے یا کسی عورت کے لئے ہوئی کہ وہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کے



لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔ (اس حدیث کو محدثین کے دو اماموں ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بردزبہ البخاری اور ابو احسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری نیشاپوری نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں تصانیف میں صحیح ترین ہیں)

اسلام، ایمان اور احسان کا بیان

۲- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجَبْنَا لَهُ يُسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ،

وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمَ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ أَمَارَاتِهَا. قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأُمُّ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاءَ الْمَرْءَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ». ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَيْثُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! أَتَذَرِي مِنَ السَّائِلِ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَنَا كُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ»
رواهُ مُسْلِمٌ.

2. حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا جس کا لباس نہایت سفید اور اس کے بال نہایت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے نہ ہم میں سے اسے کوئی پہچانتا تھا یہاں تک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب (دورانو ہو کر) بیٹھ گیا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ آپ کے زانوؤں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد (صلی اللہ



علیہ وسلم)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تو نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ (اس شخص نے) کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ (اس شخص نے) کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر۔ (اس شخص نے) کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس شخص نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: یہ کہ تو عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو یہ نہ کر سکے تو تیری (عبادت) اس طرح تو ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (اس شخص نے) کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ (اس شخص نے) کہا: تو مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں ہی بتا دیجئے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: یہ کہ لوٹڈی اپنے مالک کو جنے گی اور تو دیکھے گا



کہ ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے، مفلس چرواہے بلند عمارتیں تعمیر کرنے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ پھر وہ (شخص) چلا گیا۔ میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرا رہا۔ پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اے عمر! کیا تو جانتا ہے کہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: وہ جبریل تھا۔ جو تمہیں دین سکھانے کے لئے تمہارے پاس آیا تھا۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

ارکان اسلام

۳- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بُئِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامَ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ، وَحَجَّ الْبَيْتِ، وَصَوْمَ رَمَضَانَ»

رواہ البخاری ومسلم۔

3. ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: میں



نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے

۴- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: يَكْتَبُ رِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَعَمَلَهُ، وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ. فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ

رواه البخاری ومسلم .

بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا .

4. ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ صادق و مصدوق ہیں۔ فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر چالیس دن جمے ہوئے خون کی مانند ہوتا ہے۔ پھر اگلے چالیس دن گوشت کی بوٹی کے مانند رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اس (فرشتے) کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس (شخص) کے رزق لکھنے کا اور اس کی موت کا وقت، اور اس کے عمل کا اور (اس بات کا کہ) وہ بد بخت ہے یا خوش نصیب۔ پس قسم ہے اس ذات پاک کی جس کا کوئی شریک نہیں، تم میں سے کوئی اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر تقدیر کا لکھا اس پر سبقت لے جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کے سے اعمال کرنے لگ جاتا ہے چنانچہ وہ اس میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی اہل جہنم کے سے اعمال کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر تقدیر کا لکھا اس پر سبقت لے جاتا ہے تو وہ اہل جنت کے سے اعمال کرنے لگ جاتا ہے اور وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)



بدعات اور غیر معروف اعمال کا باطل ہونا

۵- عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ».

5. ام المؤمنین ام عبداللہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے اس امر (یعنی دین اسلام) میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہ ہو (تو) وہ مردود ہوگی۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے) اور مسلم کی روایت میں ہے: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں، تو وہ عمل مردود ہے۔



حلال اور حرام واضح ہے

٦- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْحَلَائِلَ بَيْنَ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِزِّهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ»
رواه البخاري ومسلم.

6. ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: بے شک حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچا لیا اور جو مشتبہ امور میں پڑ گیا، وہ حرام میں پڑ گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے جیسی ہے جو اپنے ریوڑ کو چراگاہ کی باڑ کے ساتھ ساتھ چراتا ہے



قریب ہے کہ ریوڑ اس میں داخل ہو کر چرنے لگ جائے۔ خبردار بے شک ہر بادشاہ کی ایک حفاظتی حد ہوتی ہے، خبردار اللہ تعالیٰ کی حد اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ خبردار یقیناً جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو اگر درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اگر اس میں فساد برپا ہو جائے تو سارے جسم میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ آگاہ رہو! وہ ٹکڑا دل ہے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

دین خیر خواہی کا نام ہے

۷- عَنْ أَبِي رُقَيْةَ تَمِيمٍ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الَّذِينَ النَّصِيحَةُ» قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

7. ابو رقیہ تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین خیر خواہی (کا نام) ہے۔ کہا گیا: کس کی خیر خواہی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب کی اس کے رسول کی عام مسلمانوں کی اور ان کے ائمہ کی۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



مسلمان کی عزت و حرمت

۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى»
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

8. ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں، حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ اعمال کرنے لگیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال اسلام کے حق کے ساتھ محفوظ کر لئے اور ان (کے اعمال) کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔
 (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)



شریعت کے احکام پر عمل حسب استطاعت ہوگا

۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ»
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

9. ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس چیز سے میں نے تمہیں منع کر دیا ہے اس سے بچو اور جس چیز کا میں نے حکم دیا ہے جہاں تک طاقت ہو اسے بجالاؤ۔ بے شک تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے بہت زیادہ سوال کئے اور اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف کیا۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

صرف حلال اشیاء پر گزارہ کرنے کا حکم

۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا
 أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا
 صَالِحًا﴾ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا
 رَزَقْنَكُمْ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ «الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى
 السَّمَاءِ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ
 حَرَامٌ، وَعُذِي بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لَهُ»
 رواه مسلم.

10. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کے علاوہ کچھ قبول نہیں کرتا۔
 اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ کا
 فرمان ہے: ”اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو“۔ اور اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ہماری عطا کردہ پاکیزہ چیزوں
 سے کھاؤ“۔ پھر اس آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر طے کر کے آتا ہے جو گرد و
 غبار سے اٹا ہوا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر پکارتا ہے:
 اے میرے رب! اے میرے رب! اور اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام
 ہے، اس کا لباس حرام ہے اور حرام سے پالا گیا، پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔
 (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



شبہات سے پرہیز کی تلقین

۱۱- عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ سِبْطِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِيحَانَتِهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «دَغْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

11. نواسہ اور خوشبوئے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سن کر) حفظ کر لیا: اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالتی ہے، اس چیز کی طرف جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی۔ (اسے الترمذی اور النسائی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

مسلمان بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے

۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَسَنَ إِسْلَامَ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا لَا يَغْنِيهِ» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ مَعَكًا.



12. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی اچھائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بے فائدہ امور کو چھوڑ دے۔ (یہ حدیث حسن ہے، اسے امام الترمذی اور دوسروں نے روایت کیا)

ایمان کا درجہ کمال

۱۳- عَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

13. خادم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ابو حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک کوئی شخص (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ وہی چیز اپنے (مسلم) بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)



مسلمان کے خون کی حرمت اور جواز قتل کی صورتیں

۱۴- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: الثَّيْبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ، الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

14. ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا خون (قتل) جائز نہیں مگر تین باتوں میں سے ایک کے سبب: شادی شدہ زانی کا، کسی جان کے قاتل کا اور اس کا جو دین کو چھوڑ کر (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کر لے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

1. صحیح بخاری حدیث نمبر 6878 اور صحیح مسلم حدیث نمبر 1676 میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اس مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔



بعض اسلامی آداب

۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْقَهُ»
رواہ البخاری ومسلم.

15. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہمسائے کی عزت و تکریم کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت و تکریم کرے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)



غصہ کرنے کی ممانعت

۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي قَالَ: «لَا تَغْضَبْ» فَرَدَّدَ مَرَارًا قَالَ: «لَا تَغْضَبْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

16. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے نبی اللہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔ اس نے یہی سوال کئی بار دہرایا۔ آپ نے (ہر دفعہ) یہی فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

قتل اور ذبح اچھے طریقے سے کرنے کا حکم

۱۷- عَنْ أَبِي يَغْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .



17. ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کر دیا ہے، جس وقت تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی (جانور) کو ذبح کرو تو اسے اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ اور تم میں ایک شخص کو (بوقت ذبح) اپنی چھری تیز کر لینا چاہئے (تاکہ) وہ اپنے ذبیحہ کو کم سے کم تکلیف دے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

حسن اخلاق کی ترغیب

۱۸۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ، وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَاتَّبِعِ السَّبِيلَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَفِي بَعْضِ النُّسخِ: حَسَنٌ صَحِيحٌ.

18. ابو ذر جندب بن جنادہ اور ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں



کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ (اسے الترمذی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور بعض نسخوں میں لکھا ہوا ہے: حسن صحیح)

تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا

۱۹۔ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: «يَا غُلَامُ؛ إِنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ: أَحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعْنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ «أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفَكَ فِي الشَّدَةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبِكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُحِطَّتَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا».



19. ابو العباس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نچر پر) بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں۔ تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ (کے دین) کی حفاظت کرو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ اور جب بھی تم سوال کرو تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور جب مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہو اور جان لو کہ اگر سب لوگ مل کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے مگر اتنا ہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے اور اگر سب لوگ تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر اتنا ہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے۔ قلمیں اٹھالی گئی ہیں اور (لوح محفوظ کے) صفحات خشک ہو چکے ہیں۔ (اسے الترمذی نے روایت کیا، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے) اور ایک دوسری حدیث میں ہے جو ترمذی میں نہیں ہے: اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کرو، تم اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو، وہ تمہیں تنگی میں یاد رکھے گا۔ اور جان لو کہ جو مصیبت تم سے خطا ہو گئی وہ تمہیں پہنچنے والی ہی نہ تھی اور جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے وہ تم سے خطا ہونے والی نہ تھی۔ اور جان لو کہ مدد



صبر کے ساتھ ملتی ہے۔ اور ہر تنگی کے ساتھ کشادگی اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

حیاء ایمان کی نشانی ہے

۲۰۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ الْبَذَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَخِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

20. ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری جو بدری صحابی ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک پہلے لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کے کلام سے جو کچھ سمجھا وہ یہ تھا کہ جب تم میں حیاء نہ رہی تو جو جی چاہے کرتے پھرو۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)



کہو: میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر استقامت اختیار کرو

۲۱۔ عَنْ أَبِي عَمْرٍو - وَقِيلَ أَبِي عَمْرَةَ - سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ. قَالَ: «قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَّ»
رواہ مُسلم.

21. ابو عمرو یا ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے اسلام کے بارے میں ایک ایسی بات بتادیں جس کے بعد مجھے کسی سے مزید پوچھنے کی ضرورت نہ ہو۔ (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کر۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



صرف فرائض پر عمل کرنے والا بھی جنتی ہے

۲۲۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوباتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَأَخْلَلْتُ الْحَلَالَ، وَحَرَمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ أَرِزْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَمَعْنَى «حَرَمْتُ الْحَرَامَ»: اجْتَنَبْتُهُ، وَمَعْنَى أَخْلَلْتُ الْحَلَالَ: «فَعَلْتُهُ مُعْتَقِدًا حِلَّهُ».

22. ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: جب میں فرض نمازیں ادا کر لوں اور رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانوں اور اس سے زیادہ کچھ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہاں۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے) اور حرام کو حرام جاننے کے معنی ہیں: اس سے بچنا۔ اور حلال کو حلال جاننے کے معنی ہیں: اس کو حلال سمجھ کر اس پر عمل کرنا۔

بھلائی کے کاموں میں جلدی کرنا

۲۳۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَتُسَبِّحُ اللَّهَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ - أَوْ تَمْلَأَنِ - مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعُ نَفْسِهِ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا»
رواہ مُسْلِمٌ.

23. ابو مالک حارث بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا ترازو کے پلڑے کو جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ برہان ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن کریم تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر شخص صبح ہوتے ہی اپنی جان کا سودا کرتا ہے۔ اب یا تو وہ (اچھے عمل سے) اس کو آزاد کروالے گا یا (برے عمل سے) اس کو تباہ کر لے گا۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



ظلم حرام ہے

۲۴۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَزِيدُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: «يَا عِبَادِي؛ إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا. يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ صَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي؛ كُلُّكُمْ جَانِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ. يَا عِبَادِي؛ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ. يَا عِبَادِي؛ إِنَّكُمْ تُحْطِثُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي؛ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا شُرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْيِي فَتَنْفَعُونِي. يَا عِبَادِي؛ لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِئْتُمْ كَانُوا عَلَى آتَقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي؛ لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِئْتُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِئْتُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي، إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ

الْمُحِيطُ إِذَا أُذْخِلَ الْبَحْرَ. بِأَعْيَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُخْصِيهَا
لَكُمْ، ثُمَّ أَوْفَيْكُمْ بِآثَارِهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ
ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ»
رواہ مُسْلِمٌ.

24. ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دے دیا ہے۔ پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے مگر وہ جس کو میں ہدایت عطا کر دوں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے مگر جس کو میں کھانا کھلا دوں۔ پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم کو کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے مگر جس کو میں کپڑے پہنا دوں۔ تم مجھ سے لباس طلب کرو، میں تم کو کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرنے والے ہو اور میں تمہارے سب گناہ معاف کرنے والا ہوں۔ پس مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں اتنی طاقت نہیں کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تم میں اتنی طاقت ہے کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور



پچھلے تمام انسان اور جن تم میں سے پرہیزگار ترین شخص کے دل جیسے ہو جائیں تو وہ میری مملکت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمام انسان اور جن ایک فاسق و فاجر ترین شخص کے دل کی طرح ہو جائیں تو وہ میری مملکت میں کوئی کمی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمام انسان اور جن ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے موافق عطا کر دوں تو میرے خزانوں میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی مگر جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے اس (سمندر) کے پانی میں کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ صرف تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے گن لیتا ہوں پھر تم کو ان پر پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو کوئی بھلائی پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کوئی اس کے برعکس پائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



مال و دولت والے اجر و ثواب میں بڑھ گئے

۲۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ. قَالَ: «أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟ إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ نَسِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٍ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِي بَضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبَاتِنِي أَحَدُنَا شَهَوْتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ» رواه مُسْلِمٌ.

25. ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اہل ثروت ہم سے اجر و ثواب میں آگے بڑھ گئے۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ اسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد اموال میں سے صدقہ کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے



لئے اسی طرح صدقہ کے مواقع فراہم نہیں کئے۔ تمہارے لئے ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تم میں سے ایک شخص کے لئے اپنی بیوی سے جماع کرنے میں صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس پر بھی اسے اجر ملتا ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اگر وہ اپنی شہوت حرام طریقے سے پوری کرے تو اس پر (گناہ کا) بوجھ ہوگا یا نہیں؟ تو اسی طرح اگر وہ حلال طریقے سے شہوت پوری کرتا ہے تو اس میں اس کے لئے اجر ہے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے

۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى



الصَّلَاةَ صَدَقَةً، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةً» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ
وَاللَّفْظُ لَهُ.

26. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے۔ ہر وہ دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، آپ دو فریقوں کے درمیان عدل کریں تو یہ صدقہ ہے۔ اور آپ کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد دیں یا اس کا سامان سواری پر رکھوا دیں تو یہ صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور نماز کے لئے جاتے وقت ہر قدم جو آپ اٹھاتے ہیں یہ صدقہ ہے اور آپ راستے سے کوئی تکلیف دہ شے ہٹا دیں تو یہ صدقہ ہے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے الفاظ مسلم کے ہیں)

نیکی حسن اخلاق کا نام ہے

۲۷- عَنِ الثَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
«الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِنَّمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ
النَّاسُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ



وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ «اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، الْبِرُّ مَا أَطْمَأَنَّتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَأَطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِنَّمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْثَاكَ النَّاسُ وَأَفْثَوَكَ حَدِيثَ حَسَنٍ رُوِيَا: فِي مُسْنَدِي الْإِمَامَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَالدَّارِمِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

27. نواس بن سمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس بات میں کراہت محسوس کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے) اور وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: کیا تو میرے پاس نیکی کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آیا ہے۔ میں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: اپنے دل سے فتویٰ پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس سے تیرا نفس اور دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے سینے میں تردد پیدا کرے چاہے لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ ہی کیوں نہ دیتے رہیں۔ (یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور اسے دو اماموں احمد بن حنبل اور الدارمی نے حسن درجے کی سند کے ساتھ اپنی اپنی مسند میں بیان کیا ہے)



سنت پر عمل کرنا واجب ہے

۲۸۔ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ كَأَنَّهَُا مَوْعِظَةُ مُودِعٍ فَأَوْصِنَا. قَالَ: «أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعْشَى مِنْكُمْ فَيَسْبِرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا. فَعَلَيْكُمْ بِسُتَيْيَ وَشَتَّى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُخَدَّنَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

28. ابونجیح العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) ہمیں ایسی نصیحت فرمائی جس سے ہمارے دل دہل گئے اور آنکھیں بھیگ گئیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی نصیحت کسی الوداع ہونے والے شخص کی نصیحت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا ہمیں وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ

عز و جل کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور سمع و طاعت کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ تمہارے اوپر کوئی غلام ہی امیر بن جائے۔ تم میں سے جو لمبی عمر پائے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ لہذا تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس (سنت) کو اپنی داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رہنا۔ خبردار! دین میں نئے کاموں سے بچ کر رہنا اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ (اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

جنت میں داخلے والے کام

۲۹۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ، قَالَ: «لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي



جَوْفِ اللَّيْلِ، قَالَ: ثُمَّ تَلَا: ﴿نَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُونَ﴾ ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ: «كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا» قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللَّهِ؛ وَإِنَّا لَمُؤَاخِذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: «نِكَاحُكَ أُمَّكَ، وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ - أَوْ قَالَ: عَلَى مَنَاحِرِهِمْ - إِلَّا حَصَانِدُ أَلْسِنَتِهِمْ»

رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

29. معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم نے بہت عظیم امر کے بارے میں سوال کیا ہے۔ وہ اس کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے۔ اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں سے مطلع نہ



کروں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اسی طرح مٹا ڈالتا ہے جس طرح پانی آگ کو اور رات کے وقت آدمی کی نماز۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ان کے پہلو بسترؤں سے جدا ہو جاتے ہیں... یہاں تک کہ آیت کے آخر تک پہنچ گئے۔ پھر فرمایا: کیا میں تم کو کام کے سر، عمود اور بلند کوہان کے بارے میں نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: اسلام سارے معاملے کا سر ہے۔ اور اس کا عمود نماز ہے اور اس کی بلند کوہان جہاد ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتا دوں جو ان سب کو قابو میں رکھنے والی ہے۔ میں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس کو قابو میں رکھ۔ میں نے کہا: اے نبی اللہ! ہم اس (زبان) سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر مواخذہ ہوگا؟ فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے! کیا زبان کی کمائی کے سوا کوئی اور چیز لوگوں کو منہ کے بل یا ناک کے بل جہنم میں گراتی ہے؟! (اسے الترمذی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)



ایک مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے حقوق

۳۰۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ - جُرْثُومِ بْنِ نَاشِرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْهَكُوا عَنْهَا» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

30. ابو ثعلبہ الحسینی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرائض کو لازم قرار دے دیا ہے، تم انہیں ضائع نہ کرو۔ اور حدود کا تعین کر دیا ہے، تم ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور بعض اشیاء کو حرام کر دیا گیا ہے، پس ان احکام کی بے حرمتی نہ کرو اور بعض اشیاء کے بارے میں بھول کر نہیں بلکہ اپنی رحمت سے سکوت فرمالیا ہے، پس ان کے بارے میں کرید سے کام نہ لو۔ (یہ حدیث حسن ہے اور اسے دارقطنی اور دوسروں نے روایت کیا ہے)



زہد حقیقی کیا ہے

۳۱۔ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ - سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحْبَبَنِي اللَّهُ وَأَحْبَبَنِي النَّاسُ، فَقَالَ: «ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

31. ابو عباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جسے کرنے سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دنیا سے بے پروا ہو جا، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز سے بے نیاز ہو جا جو لوگوں کے پاس ہے لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ (یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور اسے ابن ماجہ اور دوسروں نے حسن درجے کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے)



نہ خود نقصان اٹھائیں نہ دوسروں کو نقصان پہنچائیں

۳۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» حَدِيثٌ حَسَنٌ زَوَّاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُمَا مُسْتَدًّا، وَزَوَّاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطِئِ مُرْسَلًا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْقَطَ أَبُو سَعِيدٍ، وَلَهُ طَرُقٌ يَقْوَى بَعْضُهَا بَعْضًا.

32. ابوسعید سعد بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ (یہ حدیث حسن ہے اور اسے ابن ماجہ اور دارقطنی اور دوسروں نے اپنی مسانید میں روایت کیا ہے۔ اور امام مالک نے اسے موطا میں عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے اور ابوسعید کو چھوڑ دیا ہے اور اس روایت کی بعض دوسری سندیں بھی ہیں جو ایک دوسری کوتقویت دیتی ہیں)



مدعی دلیل پیش کرے اور انکار کرنے والا قسم اٹھائے

۳۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ، لَكِنَّ النَّبِيَّةَ عَلَى الْمُدَّعِيِ وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ مَكَذَا، وَبَعْضُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ.

33۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق دینا شروع کر دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خلاف (نا جائز طور پر) مال اور خون کے دعوے دائر کر دیں گے لیکن (عدل یہ ہے کہ) مدعی دلیل پیش کرے اور مدعا علیہ اگر (دعوئی کی صداقت سے) انکار کرے تو قسم اٹھائے۔ (یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور اسے البیہقی وغیرہ نے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس حدیث میں بعض الفاظ بخاری اور مسلم کے ہیں)



برائی سے روکنا ایمان کی نشانی ہے

۳۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

34. ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی ہوتے دیکھے، اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر (ہاتھ سے روکنے کی) سکت نہ ہو تو زبان سے روکے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل کے ساتھ (اس کو برا جانے) اور یہ کمزور ترین ایمان (کی علامت) ہے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

مسلمان بھائی بھائی ہیں

۳۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبْغِ



بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا. الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَحْذُلُهُ، وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْهَرُهُ. التَّقْوَى هَهُنَا، وَيُسِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ «يَحْسِبُ امْرَأَةً مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ. كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِزُّهُ»
 رواه مسلم.

35. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو (دوسرے مسلمان کو پھنسانے کی غرض سے) اشیاء کے دام نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کو تنہا چھوڑتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اس کو حقیر جانتا ہے۔ تقویٰ اس جگہ ہے (یہ کہتے ہوئے) آپ نے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کے براہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو اپنے سے کمتر جانے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت و آبرو حرام ہے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



تلاوت قرآن کریم اور ذکر کی مجالس کی فضیلت

۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُزْبَةً مِنْ كُزْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُزْبَةً مِنْ كُزْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَذَكَّرُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ»

رواه مُسْلِمٌ بِهَذَا اللَّفْظِ.

36. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مومن شخص کی دنیاوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس پر روز قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف کم کر دے گا اور



جس نے کسی کے لئے مشکل میں آسانی پیدا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے تب تک اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد میں رہتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور جو قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہوئی تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کریں اور اسے ایک دوسرے کو پڑھائیں تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینت نازل فرماتا ہے، اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کے قریب ہیں۔ (مسلم نے انہی الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے)



اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت

۳۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ، إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَبِيئَةً وَاحِدَةً»

رواه البخاري ومسلم في صحيحيهما بهذه الحروف.

37. ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھی ہیں۔ پھر اس کی وضاحت اس طرح فرمائی: جس کسی نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاں ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا پھر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کو دس سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کئی گنا تک نیکیاں لکھ لیتا ہے اور اگر وہ برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک



مکمل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور اگر وہ برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہی برائی لکھتا ہے۔ (اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے)

اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے قرب اور محبت کا وسیلہ ہے

۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ، وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

38. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں کے



ذریعے میرا تقرب حاصل کرتا ہے، ان میں میرے عائد کردہ فرائض سے بڑھ کر کوئی چیز مجھے محبوب نہیں۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کی ٹانگ بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اب اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں ضرور اس کو عطا کروں گا۔ اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو میں ضرور اس کو پناہ دوں گا۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)



خطا کا ارتکاب کر بیٹھنے والے بھول جانے والے اور مجبور شخص سے درگزر

۳۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ. وَالشُّبَّانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ»
حدیث حسن رواہ ابن ماجہ والنبیہقی وغیرہما.

39. ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت سے خطا، بھول چوک اور مجبوری کے عالم میں کئے گئے کاموں سے درگزر فرمائی ہے۔ (یہ حدیث حسن ہے اور اس کو ابن ماجہ، بیہقی اور دوسروں نے روایت کیا ہے)



دنیا آخرت کو سنوارنے کا ذریعہ اور اس کی کھیتی ہے

۴۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ»

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

40. ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو پردیسی ہو یا راہ چلتا مسافر۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تو شام کر لے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح کر لے تو شام کا انتظار نہ کر اور بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جان اور موت سے پہلے زندگی کو۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)



ایمان کی علامت

۴۱۔ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ» حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، رُوِيَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

41. ابو محمد عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو کتاب الحج میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے)

اللہ تعالیٰ کی بخشش کی وسعت

۴۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ؛ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ؛ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ

السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي عَفَرْتُ لَكَ . يَا ابْنَ آدَمَ ؛ إِنَّكَ لَوِ اتَّيَّنِي بِقُرَابِ
الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَكْتُبُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً ۚ رَوَاهُ
الْثِّرَمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

42. انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا
رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تب تک میں تیرے تمام گناہ معاف کرتا رہوں
گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی
بلندی تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے معاف کر
دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس زمین کی وسعت کے برابر خطائیں
لے کر اس حال میں آئے کہ تو نے میرے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی
ہی مغفرت لے کر تیرے پاس آؤں گا۔ (اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور
کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)



احادیث کے مشکل الفاظ اور ان کے معانی

حدیث نمبر 511

- ☆ حَفْصٌ [شیر] ابو حفص، یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔
- ☆ النِّيَابِ نية کی جمع ہے [دل کا ارادہ]
- ☆ هِجْرَةَ [ترک کرنا] شرعاً دین کو بچانے کی غرض سے دارالکفر سے دارالسلام کی طرف چلے جانے کو ہجرت کہا جاتا ہے۔
- ☆ لِدُنْيَا يُصَيِّبُهَا [کسی دنیاوی غرض کے حصول کی خاطر کوئی کام کرتا ہے]
- ☆ اِذْ طَلَعَ [اچانک نمودار ہوا]
- ☆ اُخْبِرْنِي [مجھے آگاہ فرمائیں]
- ☆ قَدَّرَ [تقدیر] اللہ کے حکم اور فیصلے
- ☆ شَرَّهٖ [اس کا شر]
- ☆ اَمَارَاتِهَا [اس کی علامتیں]
- ☆ تَلَدَ الْأُمَّةُ رَبَّتْهَا [لوٹدی اپنی مالکن کو جنم دینے لگے] بیٹیاں ماؤں پر راج کرنے لگیں۔
- ☆ الْعَالَةَ [فقیر، تنگدست، محتاج]
- ☆ رِعَاءَ الشَّاءِ [بکریوں کے چرواہے]
- ☆ يَتَطَاوَلُونَ [بلندی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا] فخر و



ریا کی غرض سے

[میں دیر تک رہا]

[بنیاد رکھی گئی]

[اقرار و تصدیق] دل سے سچا جانتے ہوئے اقرار کرنا

[اُس کا مادہ تخلیق رکھا جاتا ہے]

[جنین] وہ منی جس سے (بچہ) بنتا ہے۔

[جما ہوا خون] جو خشک نہ ہوا ہو۔

[گوشت کا اتنا سا ٹکڑا جسے چبانا ممکن ہو]

[مدت] عمر

☆ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ☆

[جو شخص اپنی طرف سے جاری کرے] نوپید، جو پہلے نہ تھی

[ہمارے اس دین میں]

[وہ مردود ہے] وہ فعل اپنے بطلان اور عدم اعتبار کے سبب

اسی فاعل پر لوٹا دیا جائے گا

☆ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ☆

☆ بُنِي ☆

☆ شَهَادَةٍ ☆

☆ يُجْمَعُ خَلْقُهُ ☆

☆ نُطْفَةٍ ☆

☆ عَلَقَةٍ ☆

☆ مُضْغَةٍ ☆

☆ أَجَلِهِ ☆

☆ مَنْ أَخَذَتْ ☆

☆ فِي أَمْرِنَا ☆

☆ فَهُوَ رَدٌّ ☆

حدیث نمبر 10۶6

[وہ امور اور اشیاء جن کا حلت و حرمت سے تعلق واضح نہ ہو]

بعض قرآن میں ان کی حلت کا اشارہ ہوا اور بعض سے ان کی

☆ مُشْتَبِهَاتٌ ☆



حرمّت معلوم ہوتی ہو۔

☆ النَّصِيحَةُ [کسی چیز کو خالص اور صاف کرنا]

☆ أَمِرْتُ [مجھے حکم دیا گیا ہے]

☆ عَصَمُوا [انہوں نے بچالیا] محفوظ کر لیا

☆ حَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ [ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے]

☆ طَيِّبٌ [ظاہری عیوب سے پاک]

☆ أَشْعَثَ [بکھرے ہوئے بالوں والا]

☆ أَغْبَرَ [غبار آلود]

☆ يَمُدُّ يَدَيْهِ [ہاتھ اٹھاتا ہے] دعا کرتا ہے۔

☆ فَأَنَّى [پس کیونکر]

حدیث نمبر 11 تا 15

☆ سَبَّطَ رَسُولُ اللَّهِ [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ]

☆ رَيْحَانَتِهِ [اس کی خوشبو] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

☆ دَغَّ مَا يَرِيكَ [جو بات شبہ والی ہو اور اس کی وجہ سے تجھے شک گزرے]

اسے ترک کر دو]

☆ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامٍ [انسان کے حسن اسلام میں سے ہے]

المرء



☆ تَزَكُّهُ مَا لَا يَغْنِيهِ [جن چیزوں سے آدمی کو سردکار نہ ہو ان کا ترک کر دینا]

☆ لَا يَحِلُّ [حلال نہیں، جائز نہیں]

☆ دَمُ امْرِئٍ [کسی کا خون] اس کو قتل کرنا

☆ بِإِخْدَى ثَلَاثٍ [تین اسباب میں سے کسی ایک سبب کے باعث]

☆ الثَّيْبُ الزَّانِي [زنا کا ارتکاب کرنے والا شادی شدہ شخص]

☆ التَّارِكُ لِدِينِهِ [دین اسلام کا تارک] مرتد۔

☆ أَوْ لِيَضُمْتُ [یا چاہئے کہ خاموش رہے]

☆ فَلْيُكْرِمْ جَارُهُ [تو وہ اپنے ہمسایہ کی عزت کرے]

☆ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفُهُ [تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے]

حدیث نمبر 2016

☆ لَا تَغْضَبْ [غصہ نہ کیا کر]

☆ الْقَتْلَةُ [قتل کرنے کی حالت و کیفیت] قتل کرتے ہوئے احسان

کرے یعنی قتل کرنے کا عمدہ اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ آلہ قتل تیز

ہو اور جلدی سے قتل کر دیا جائے

☆ شَفَرَتَهُ [بڑی چھری، چھری کی دھار]

☆ وَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ [اور چاہئے کہ اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے] کم سے کم

تکلیف پہنچائے



☆ أَتَبِعَ السَّيِّئَةَ [گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو نیکی اس گناہ کو مٹا ڈالے گی]

الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا

☆ يَا غُلَامُ [عربوں کے ہاں دودھ چھڑانے کی عمر سے 9 برس تک کی عمر

کے بچے کو غلام کہتے ہیں]

☆ تَجَاهَكَ [اپنے سامنے]

☆ فَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ [تو اکیلے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ]

☆ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ [قلم اٹھائے جا چکے ہیں] تقدیر کا لکھنا بند ہو چکا ہے۔

☆ جَفَّتِ الصُّحُفُ [لکھے ہوئے کاغذ خشک ہو چکے] یعنی لوح محفوظ کے

☆ الرُّخَاءِ [نعمت و خوشحالی اور فراوانی]

☆ إِنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ [غم سے نجات] غم (کرب) سے دل کی تنگی مراد ہے

☆ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ [وہ حکم جس پر تمام شریعتیں متفق ہیں] سابقہ تمام انبیاء کی

النَّاسِ مِنْ كَلَامِ شَرِيعَتوں میں حیا ایک محمود صفت رہی اور اس کا حکم دیا

النُّبُوَّةِ الْأُولَى جاتا رہا

☆ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [جو دل چاہے کر] اس میں تہدید اور وعید شدید ہے

حدیث نمبر 21 تا 25

☆ ثُمَّ اسْتَغْفِرْ [پھر اسی پر پکا ہو جا]

☆ حَرَّمْتُ الْحَرَامَ [حرام سے اجتناب کروں]



☆ اَخْلَلْتُ الْحَلَالَ [میں حلال کام کی حلت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس پر عمل کروں]

☆ اَرَأَيْتَ [بتلائیے اور فتویٰ دیجئے]

☆ الْمَكْتُوبَات [مجنگانہ فرض نمازیں]

☆ الطُّهُورُ [طہارت و پاکیزگی] مراد وضو ہے

☆ شَطْرُ الْإِيمَانِ [نصف ایمان ہے] شطر نصف کو کہتے ہیں۔ مراد یہ

ہے کہ طہارت کا اجر و ثواب ایمان کے نصف تک جا پہنچتا ہے

☆ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمَلَّا [اور الحمد للہ کہنا میزان کو اعمال سے بھر دے گا]

الْمِيزَانَ

☆ وَالصَّلَاةُ نُورٌ [اور نماز نور کا سبب ہے]

☆ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ [اور صدقہ برہان ہے] صدقہ اپنے ادا کرنے والے کے

لئے ایمان کی برہان یعنی واضح اور قطعی دلیل ہے۔

☆ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ [اور صبر روشنی ہے]

☆ يَغْدُو [حصول رزق کی کوشش کرتے ہوئے صبح کرتا ہے]

☆ فَبَايَعَ نَفْسَهُ [اپنے آپ کو بیچتا ہے] یعنی اپنا قیمتی وقت اطاعت الہی میں

لگاتا ہے

☆ فَمُعْتَقُهَا [اپنے آپ کو آزاد کرتا ہے] یعنی عذاب الہی سے

☆ حَرَمْتُ الظُّلْمَ [میں نے ظلم کو حرام کر رکھا ہے]

☆ فَاسْتَهْدُونِي [مجھ سے ہدایت طلب کرو]



☆ فِی صَعِيدٍ [کھلے میدان میں]
 ☆ الْمَخِيطِ [سوئی]
 ☆ أَوْفَيْكُمْ بِآهَا [تمہیں ان کی پوری پوری جزادوں کا] آخرت میں
 ☆ الدُّثُورِ [دثر کی جمع ہے۔ دثر بہت سے مال کو کہتے ہیں]
 ☆ تَهْلِيلَةَ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا]

حدیث نمبر 26 تا 35

☆ تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ [تُو دو جھگڑنے والوں کے درمیان منصفانہ فیصلہ کرے]
 ☆ وَتَمِيطُ الْأَذَى [اور تو تکلیف دہ چیز کو ہٹائے] راستہ سے
 ☆ ذَرَفَتْ [بہہ پڑیں] ڈبڈبا آئیں
 ☆ بِالنَّوَاجِذِ [آخِز دھن کی داڑھیں]
 ☆ الصَّوْمِ جُنَّةً [روزہ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے]
 ☆ ذِرْوَةَ سَنَامِهِ [اونٹ کی کوہان کی طرح اس کی چوٹی]
 ☆ فَلَا تُضَيِّعُوهَا [پس انہیں ضائع نہ کرو]
 ☆ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا [پس انہیں پامال نہ کرو]
 ☆ وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ [اور مَدَّ عَالِیہ اپنی صفائی میں قسم اٹھائے]
 ☆ مَنْ رَأَى [جو دیکھے]
 ☆ النَّبِيَّةُ عَلَى الْمُذْعَى [دعویٰ کو واضح دلائل سے ثابت کرنا] یا گواہ پیش

کرنا مدعی کے ذمہ ہے



☆ وَلَا تَنَاجَشُوا [اور تم بلا قصد خریداری زیادہ قیمت نہ لگاؤ]
 ☆ وَلَا تَبَاغَضُوا [اور آپس میں بغض نہ رکھو]
 ☆ وَلَا تَدَابَرُوا [ایک دوسرے کو پشت نہ کرو] قطع تعلقی نہ کرو۔
 ☆ وَلَا يَخْذُلْهُ [اور اُس کی نصرت و مدد ترک نہیں کرتا]
 ☆ وَلَا يَحْقِرُهُ [اور اسے حقیر نہیں جانتا]
 ☆ بِحَسَبِ [کافی ہے]

حدیث نمبر 36 تا 42

☆ يَلْتَمِسُ [طلب کرتا ہے]
 ☆ يَتَذَارَ سُونَهُ [ایک شخص کا پڑھنا دوسرے کا سننا]
 ☆ حَفَّتْهُمُ الْمَلِيكَةُ [فرشتے تمام اطراف سے ان کا احاطہ کر لیتے ہیں]
 ☆ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ [میں اس سے جنگ کا اعلان کر دیتا ہوں]
 ☆ لَا عِيْدَنَّهُ [اسے خوفزدہ کرنے والے عوامل سے ضرور پناہ دوں گا]
 ☆ وَمَا اسْتَكْبَرُ هُوَا [جن کاموں کے کرنے پر انہیں غلبہ اور قوت کے ساتھ مجبور
 عَلَيْهِ کر دیا جائے]
 ☆ بِمَنْكِبِي [میرے دونوں کندھوں کو]
 ☆ غَرِيبَ [جو شخص اپنے شہر سے دور کسی جگہ ہو]
 ☆ عَابِرِ سَبِيلِ [راہی راہ چلتا]
 ☆ لِمَا جِئْتُ بِهِ [میں جو شریعت لے کر آیا ہوں]





دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ISBN: 9960-892-29-8



9 789960 892290

ن ۹